بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یوم اتوار

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۷ ربیع الاوّل ۱۳۹۴ھ ۲۱ شہادت ۱۳۵۳ ہش ۲۱ اپریل ۱۹۷۴ء | نمبر ۸۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں خدا تعالیٰ کے حکم سے تمہیں توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کیلئے اپنے مالوں کو خرچ کرو

خدا تعالیٰ کی راہ میں جو مال دیا جاتا ہے اس میں کئی گنا برکت دی جاتی ہے

"میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے اور اسلام دوسرے مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔ ... جب یہ حالت ہو گئی ہے تو کیا اب اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں۔ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کیلئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے اس لئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزاء بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۹۳، صفحہ ۳۹۴)

خدام الاحمدیہ کی اکیسویں سالانہ تربیتی کلاس شروع ہو گئی

محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ایمان افروز خطاب اور اجتماعی دعا سے افتتاح فرمایا

ربوہ —— مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام خدام کی اکیسویں سالانہ تربیتی کلاس ۱۹ ماہِ شہادت (اپریل) بروز جمعۃ المبارک ساڑھے پانچ بجے شام "ایوانِ محمود" میں شروع ہو گئی۔ کلاس کا افتتاح امیرِ مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی زیرِ ہدایت محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ایمان افروز افتتاحی خطاب اور اجتماعی دعا سے کیا۔ افتتاحی تقریب میں ۲۱۸ مجالس خدام الاحمدیہ کے ۳۲۳ نمائندے موجود تھے۔ گزشتہ سال افتتاحی تقریب میں ۲۱۸ مجالس کے ۳۲۰ نمائندے شریک ہوئے تھے۔ چونکہ مجالس کی طرف سے نمائندگان کی آمد کا سلسلہ ابھی جاری ہے اس لئے مجالس اور نمائندگان کی تعداد میں معتد بہ اضافہ کی توقع ہے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جہلم سے آمدہ ۱۹ شہادت کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ نیز تمام اہلِ قافلہ بھی بحمد اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۲۰ شہادت۔ جیسا کہ کل اطلاع شائع کی گئی تھی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت دورانِ سر کی وجہ سے ناساز ہے احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

نیز محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب تاحال بہت علیل ہیں آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی احباب درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۰ شہادت۔ امیرِ مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی زیرِ ہدایت کل محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے خطبہ جمعہ میں سورۃ قریش کی بہت لطیف تفسیر بیان کر کے عُسر اور یُسر ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکے رہنے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا سردی اور گرمی کی شدت تکلیف دہ تو ہوتی ہے لیکن اس شدت میں انسانوں کے لئے بے شمار فوائد مضمر ہوتے ہیں اسی طرح الٰہی سلسلوں کی جو مخالفت ہوتی ہے اس میں بظاہر ایک پہلو پریشانی کا تو ہوتا ہے لیکن یہ مخالفت الٰہی سلسلوں کی ترقی اور کامیابی کے لئے کھاد کا کام دیتی ہے اور اس کے نتیجہ میں نت نئی کامیابیوں اور ترقیوں کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے الٰہی سلسلوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکے رہیں اور اللہ تعالیٰ کے احسانوں پر اس کا شکر ادا کر کے اس کے مزید فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری عبدالرحیم خان صاحب کاٹھ گڑھی کا میو ہسپتال لاہور میں موتیا کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے اور طبیعت اچھی ہے۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ والد صاحب کی کامل صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

(مبارک احمد خان ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۱ ماہ شہادت ۱۳۵۳ھش

آخرت پر ایمان کا فقدان اور اس کا انجام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب کوہ طور پر ایک آگ کی شکل میں خدا تعالیٰ کا جلوہ نظر آیا اور آپ اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے ہدایت اور روشنی حاصل کرنے کی غرض سے وہاں گئے اور وہاں پہنچنے پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ پر جو وحی نازل ہوئی وہ ایک ازلی ابدی صداقت پر مشتمل تھی ایک ایسی صداقت پر جو حضرت آدم علیہ السلام کی بعثت کے وقت دُنیا میں نازل ہوئی اور ہر نبی پر نازل ہوتی چلی گئی اور بالآخر افضل الرسل خاتم النبیّین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اکمل اور اتم صورت میں پوری جامعیت کے ساتھ اس کا نزول ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اس وقت جو وحی نازل ہوئی وہ قرآن مجید کی رُو سے یہ ہے:-

فَلَمَّآ اَتٰهَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰی ۝ اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ۝ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰی ۝ اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۝ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰی ۝ فَلَا یَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰی ۝ (طٰهٰ آیات ۱۲ تا ۱۷)

ترجمہ:- جب وہ (موسیٰ) اُس (آگ) کے پاس پہنچا تو اُسے آواز دی گئی کہ اے موسیٰ! میں تیرا رب ہوں۔ پس تُو اپنی دونوں جُوتیاں اُتار دے کیونکہ تُو اس پاک وادی طویٰ میں ہے۔ اور میں نے تجھے اپنے لئے چُن لیا ہے۔ پس تیری طرف جو وحی کی جاتی ہے اُس کو تُو سن (اور اس پر عمل کر) مَیں یقیناً اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تُو میری ہی عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کر۔ قیامت یقیناً آنے والی ہے قریب ہے کہ مَیں اسے ظاہر کر دوں تاکہ ہر نفس کو اس کے اپنے اعمال کے مطابق جزاء دی جائے۔ پس جو شخص قیامت پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشات کے پیچھے چلتا ہے تجھے قیامت پر ایمان لانے سے روک نہ دے جس کے نتیجہ میں تُو ہلاک ہو جائے۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی یہ وحی جس ازلی ابدی صداقت پر مبنی ہے وہ یہ ہے کہ

(۱) اللہ تعالیٰ واحد و لاشریک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔
(۲) سب انسانوں کا فرض ہے کہ صرف اور صرف اُسی کی عبادت کریں۔
(۳) قیامت برحق ہے۔ وہ جب آئے گی تو ہر شخص کو اُس کے اعمال کے مطابق جزاء دی جائے گی۔
(۴) قیامت پر عدم ایمان انسان کے لئے ہلاکت کا موجب ہے۔

یہی وہ ازلی ابدی صداقت ہے جسے خدا تعالیٰ اپنے انبیاء کے ذریعہ شروع سے ہی دنیا پر آشکار کرتا چلا آرہا ہے اور قیامت تک آشکار کرتا چلا جائے گا۔ جملہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت اِسی صداقت کے اظہار و اعلان اور اس پر زندہ ایمان و ایقان پیدا کرنے اور انسانوں کو اس پر عمل پیرا کرنے کی غرض سے ہی ظہور میں آئی اور اس کا سب سے اعلیٰ و اجلیٰ اور سب سے مہتم بالشان اظہار افضل الرسل خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوا اور پھر آنحضور ہی کی وساطت سے اس کے مسلسل اور دائمی اظہار کے سامان ہوئے۔ فی الوقت ہم اِس صداقت کے اِس پہلو کی اہمیت واضح کرنا چاہتے ہیں کہ یوم آخرت پر ایمان انسان کے لئے ہلاکت کا موجب ہے۔

دراصل یوم قیامت اور آخرت کا انکار دہریت کی جڑ ہے اور اسکی وجہ سے انسان دنیا پرستی کے جذام میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ نتیجۃً نہ صرف اگلے جہان میں انسان کو عذابِ الیم سے دوچار ہونا پڑے گا بلکہ اِس دنیا میں بھی اس کا ہولناک عذاب سے دوچار ہونا ناگزیر ہوجاتا ہے۔ جس کے لئے دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں عذاب مقدر ہو اس کے ہلاک شدہ ہونے میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔ جہاں تک آخرت کے انکار کے نتیجہ میں اگلے جہان میں عذاب ملنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُس عذابِ الیم سے خبردار کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَّاَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۱۱)

ترجمہ:- اور (قرآن) یہ (بھی کہتا ہے) کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔

اور پھر جہاں تک حیاۃ الآخرۃ کا انکار کرنے والوں کا اِسی دنیا میں عذاب الٰہی کا مورد ہونے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بعض ایسی قوموں کا ذکر کیا ہے جو یہ کہا کرتی تھیں کہ حیاۃ الآخرہ کا وعدہ عقل سے بہت ہی دُور ہے اور یہ ایسی بات نہیں ہے جسے تسلیم کیا جائے زندگی تو صرف اِس دنیا ہی کی زندگی ہے اور یہ کہ ہم مرنے کے بعد ہرگز بھی دوبارہ نہیں اُٹھائے جائیں گے (المومنون آیت ۳۷) اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ان قوموں کا انجام یہ ہوا کہ ہم نے انہیں اِسی دنیا میں عذاب کا مورد بنا کر کوڑا کرکٹ بنا دیا چنانچہ فرماتا ہے:-

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (المومنون آیت ۴۲)

ترجمہ:- اور اُن کو ایک عذاب نے پکڑ لیا جس کی پختہ خبر دی گئی تھی اور ہم نے ان کو کوڑا کرکٹ بنا دیا اور (فرشتوں کو حکم دیا کہ) ظالموں کے لئے لعنت (مقدر کردو)

الغرض حیاۃ الآخرہ کا انکار دینی اور دُنیوی لحاظ سے ہلاکت پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اِس کی بدولت انسان اِس جہان میں بھی غضب الٰہی کا مورد بنتا ہے اور اگلے جہان میں بھی عذاب الیم کا مستحق قرار پاتا ہے۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ اخروی زندگی پر ایمان نہ رکھنے والا نفسانی خواہشات کی پیروی کئے اور ان کا غلام بنے بغیر نہیں رہتا۔ وہ ہر قسم کی مذہبی اور اخلاقی قیود سے اپنے آپ کو آزاد سمجھنے لگتا ہے اور اباحتی زندگی گزارنے کی طرف مائل ہو کر فساد فی الارض کی طرح ڈالنے کا موجب بنتا ہے۔ آج دنیا میں جو فساد فی الارض کی کیفیت ہر طرف نظر آتی ہے اور امن کا فقدان سب کے لئے سوہانِ رُوح بنا ہوا ہے اس کی اصلی وجہ ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ دہریئے تو پھر دہریئے ہی ہیں خود مذاہب کی طرف منسوب ہونے والے بھی حقیقی ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت سے عاری ہو چکے ہیں حتیٰ کہ خود مسلمانوں کا بھی ایمان بالآخرت سے عاری ہونا ایک مسلّمہ حقیقت بن چکا ہے جبھی تو جناب بدیع الزمان کیکاؤس ریٹائرڈ جج سپریم کورٹ آف پاکستان نے ابھی حال ہی میں اپنے ایک مضمون میں رقم فرمایا ہے کہ:-

"ہماری سب خرابیوں کی وجہ آخرت پر ایمان کا فقدان ہے"۔

اور پھر آپ نے دُنیا بھر کے مسلمانوں کو مخاطب کرکے خبردار فرمایا ہے:-

"آپ کے سامنے صرف دُو ہی راستے ہیں یا تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف رجوع کرو گے اور اس کے حکم اور آخرت کو قبول کرو گے اور یا آپ بڑے سخت عذاب سے دوچار ہوگے اور اللہ تبارک و تعالیٰ عذاب کے ذریعہ سے آپ میں ایمان پیدا کرے گا۔ دونوں میں سے جو راستہ چاہو قبول کرلو۔ عذاب کا راستہ بڑا خوفناک ہے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے متعلق مخالفین کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا جواب

آسمان سے ہے چلی توحید خالق کی ہوا، دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد

نوٹ :- جماعت احمدیہ کے ۸۱ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۶ دسمبر ۷۳ء کے دوسرے اجلاس میں محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جو تقریر فرمائی اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ
مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ
إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ

برادران کرام میری تقریر کا عنوان "احمدیت کے متعلق مخالفین کی غلط فہمیوں کا جواب" ہے اسلام نے خدا تعالیٰ کی ہستی کا تعارف کراتے ہوئے جن صفات حسنہ سے اسے متصف قرار دیا ہے۔ ان میں سے ایک وصف رب العالمین بھی ہے جس کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب جہانوں کا پروردگار ہے یعنی اس کی ربوبیت صرف جسمانی حد تک محدود نہیں بلکہ روحانی امور میں بھی اس کی ربوبیت کارفرما ہے سلسلہ نبوت اور وحی و الہام یہ سب اسکی ربوبیت کے مظاہر ہیں لیکن مذہب کی یہ حیرت انگیز تاریخ ہے کہ جب کبھی خدا تعالیٰ کی طرف سے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے کوئی مامور آیا تو لوگوں نے بجائے خوش آمدید کہنے کے اس کی شدید مخالفت کی اسکے دعاوی کو جھٹلایا۔ تعلیم کا مذاق اڑایا پیشگوئیوں اور اس کی ذات پر طرح طرح کے اعتراض کئے اس کی جماعت کو حقیر جانا کوئی ایک مثال بھی ایسی پیش نہیں کی جاسکتی کہ خدا کی طرف سے کوئی نبی آیا ہو اور لوگوں نے اس کا ہنسی مذاق نہ اڑایا ہو۔

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا
يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ
إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ

یعنی افسوس ہے بندوں پر کہ ہم نے انکے پاس کوئی رسول نہیں بھیجا مگر ان لوگوں نے ہمیشہ ان سے ہنسی اور مذاق کیا اس آیت میں سچے نبی کی علامتوں میں سے یہ بھی ایک علامت قرار دی ہے کہ سچے نبیوں سے استہزاء کیا جاتا اور انہیں بے جا اعتراضات کا نشانہ بنایا جاتا ہے اسی بناء پر بزرگان امت نے لکھا تھا کہ جب امام المہدی کا ظہور ہوگا تو علمائے ظاہر اُن پر کفر کے فتوے لگائیں گے اور ان کی مخالفت کریں گے۔

۱۔ آج سے قریباً اسی سال پیشتر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر جب یہ دعویٰ کیا کہ آپ وہی مسیح و مہدی موعود ہیں جن کی آمد کی خبر اسلامی پیشگوئیوں میں پائی جاتی ہے۔ تو آپ کے اس دعوے کو سنکر بعض مخالف علماء نے آپکے خلاف طرح طرح کے اعتراضات کئے اور خود بے اس طرز عمل سے اس قرآنی آیت کے مطابق آپ کے سچا ہونے کی دلیل مہیا کی

۲۔ پھر جب ہم اعتراضات کی نوعیت کو دیکھتے ہیں تو وہ تمام اعتراضات جو اسی سال میں کئے گئے یا اب کئے جاتے ہیں سب کے سب آپ کی صداقت اور منجانب اللہ ہونیکی دلیل ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا
قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ

یعنی اسے نبی تیرے سچا ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ تیرے مخالف تجھ پر ہی اعتراض کر رہے ہیں جو تجھ سے پہلے رسولوں پر کئے گئے تھے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اسی قرآنی اصل کے ماتحت اپنے مخالفین کی بابت فرمایا:۔

"میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ مخالف مشرق و مغرب کے جمع ہو جائیں تو میرے پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کر سکتے کہ جس اعتراض میں گزشتہ نبیوں سے کوئی شریک نہ ہو۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۳۲)

پس مخالفین کا آپ کے بالمقابل اپنی ضد اور تعصب سے انہیں اعتراضات کو پیش کرنا جو گذشتہ راستبازوں پر کئے گئے اور جن کو خدا کی عدالت غلط اور نادرست قرار دے چکی ہے۔ اس امر کی دلیل ہے کہ آپ خدا کے راستباز مامور ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔ ؎

انبیاء کے طور پر حجت ہوئی ان پر تمام
ان کے جو حملے ہیں ان میں سب نبی ہیں حصہ دار

۳۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کے مخالف دو قسم کے اعتراض کرتے رہے ہیں۔ کچھ مذہبی اور کچھ سیاسی۔ مذہبی لوگوں کو بدظن کرنے کے لئے یہ کہا گیا کہ یہ مدعی نبوت تم کو تمہارے باپ دادوں کے اجماعی عقیدوں کے خلاف تعلیم دیتا ہے اور جاہ پسندوں کو یہ کہکر ورغلایا گیا کہ یہ شخص تمہاری زمینوں سے تمہیں بیدخل کر کے اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے خلاف فرعون نے کہا۔

يُرِيدَانِ أَن يُخْرِجَاكُم
مِّنْ أَرْضِكُم بِسِحْرِهِمَا
وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ
الْمُثْلَىٰ (طٰہٰ)

یعنی موسےٰ اور ہارون اپنے سحر یعنی مخفی تدابیر کے زور سے تم کو تمہاری زمین سے بے دخل کرنا چاہتے اور تمہارے اعلیٰ درجہ کے مذہب کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔ پھر اس نے عوام سے اپیل کی

فَأَجْمِعُوا كَيْدَكُمْ
ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا

یعنی تم سب متحدہ محاذ بنا کر اپنی تدابیر اور مساعی سے اس نبی کا مقابلہ کرو۔

احمدیت کے مخالفین بھی اسی طریق پر گامزن ہیں چنانچہ جو لٹریچر ہمارے خلاف شائع کیا جاتا رہا اس میں مذہبی دنیا کے جذبات کو بھڑکانے کے لئے جھوٹے الزامات لگائے گئے اور سیاستدانوں کو اقتدار پر قبضہ کر لینے کا ہوّا دکھانے کے لئے من گھڑت افسانے تراشے گئے۔

لیکن خدا کی اپنے نبیوں کے ساتھ یہ سنت رہی ہے کہ وہ ان سے اُن کے غلبہ کا ان کے کمزوری کی حالت میں اعلان کرواتا ہے اور اپنے وعدہ

كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ
أَنَا وَرُسُلِي

کے مطابق ان کو غلبہ عطا فرماتا ہے۔ اس سنت کے ماتحت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے غلبہ کا اعلان یوں فرمایا:۔

"میں جانتا ہوں کہ خدا میرے ساتھ ہے اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرہ سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی دیکھوں تب بھی آخر فتحیاب ہوں گا۔"

(انوار الاسلام)

آپ کے بالمقابل مخالفین نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور جو اعتراض انہوں نے مذہب کے نام پر کئے۔ ان میں انہوں نے شکست کھائی چنانچہ اس کا اعتراف علامہ ڈاکٹر اقبال نے کیا وہ لکھتے ہیں:۔

"علمائے ہند نے اسے خالصاً مذہبی تحریک سمجھا اور مذہبی اسلحہ کے ساتھ اسکے خلاف صف آراء ہو گئے۔ میرے نزدیک اس تحریک کا یہ علاج نہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ علمائے کرام کو اس تحریک کی بیخ کنی میں پوری کامیابی نہ ہو سکی۔"

سید نور الحسن صاحب بخاری نے اخبار آزاد ۹ر جون ۵۱ء میں لکھا:۔

"جب حجۃ الاسلام حضرت علامہ انور صاحب کاشمیری۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور حضرت مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہم رحمہم اللہ کے علمی اسلحہ فرنگی کی اس کاشتہ داشتہ نبوت کو موت کے گھاٹ نہ اتار سکے تو مجلس احرار اسلام کے مفکر اکابر نے جنگ کا رخ بدل دیا نئے ہتھیار لئے اور علمی بحث و تمحیص کو سیاست کی راہ سے فرنگی ٹھکانے پر حملہ آور ہو گئے۔"

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام اعتراضات جو مذہب کے نام پر کئے گئے وہ ناکام ہوئے اور ان کے علمی اسلحہ کند اور بے اثر ثابت ہوئے اور خدا نے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کو غلبہ عطا فرمایا۔

پھر احمدیت کے مقابلہ کے لئے سیاست کی راہ سے حملہ کرنے کا نظریہ ۱۹۳۴ء میں قائم کیا گیا اور اس کے سپہ سالار سید عطاء اللہ شاہ بخاری تھے جنہوں نے یہ اعلان کیا کہ

"مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اُٹھے مگر خدا تعالیٰ کو یہی منظور تھا کہ یہ میرے ہاتھ سے تباہ ہو"

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری صنا)

لیکن ۱۹۴۹ء میں لاہور کانفرنس میں احرار نے خود یہ اعتراف کیا:۔

"ہم نے اپنا فرض چھوڑ کر سیاست کے کانٹوں کو اپنے ہاتھ میں لیا خدا نے ہم کو سزا دی۔ الحمد للہ ہم سیاست سے تائب ہو چکے ہیں اور اپنے اصلی مقام پر آ گئے"

احرار کے جنرل سیکرٹری مدیر چٹان نے احرار کی شکست کی بابت لکھا:۔

"حقیقتاً احراری اپنی تمام تر صلاحیتوں اور عظیم قربانیوں کے باوجود بدقسمت تھے۔ ان کی مثال بدقسمت جرمن قوم کی سی ہے۔ جاں نثاری کے باوجود ہر معرکہ میں ہار ان کا نوشتہ تقدیر رہی ہے"

اِن حوالجات سے یہ بات بھی عیاں ہے کہ احمدیت کے خلاف سیاست کی راہ سے اعتراض کرنے والوں نے اس میدان میں شکست کھائی اور اس شکست کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے اعتراضات کی بنیاد جھوٹ پر رکھی اور جھوٹ کو واجب قرار دیتے ہوئے یہ فتویٰ شائع کیا:۔

"عملی زندگی کی بعض ضرورتیں ایسی ہیں جن کی خاطر جھوٹ کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ بعض حالات میں اس کے وجوب تک کا فتویٰ دیا گیا ہے"

(ترجمان القرآن مئی ۱۹۵۸ء صہ۱۱۸)

درانحالیکہ یہ فتویٰ خدا کے حکم صریح وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ کی صریح خلاف ورزی ہے۔

اعتراضات پر اس اجمالی تبصرہ کے بعد میں ان اعتراضات کا تفصیلی جواب پیش کرتا ہوں جس کی بابت مجھے ہدایت کی گئی ہے۔

پہلا اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے اور

اس افترا کے ثبوت میں آئینہ کمالاتِ اسلام صہ۵۶۴ کے حوالہ سے عربی عبارت کا یہ ترجمہ کیا ہے:۔

"مَیں نے اپنے تئیں خدا کے طور پر دیکھا ہے اور مَیں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ مَیں وہی ہوں اور مَیں نے آسمان کو تخلیق کیا"

اِس افترا کا پہلا جواب یہ ہے کہ حضورؑ نے آئینہ کمالاتِ اسلام میں اپنا یہ کشف درج فرمایا ہے حضورؑ فرماتے ہیں:۔

رأيتني في المنام عين الله و تيقنت انني هو.

یعنی مَیں نے خواب میں خدا کو دیکھا اور مَیں نے یقین کیا کہ مَیں وہی ہوں۔

معترض نے ترجمہ میں خواب کا مذکورہ جان بُوجھ کر چھوڑ دیا اور یوں مخلوقِ خدا کو دھوکا دیا۔

ہر عقلمند جانتا ہے کہ خواب کا معاملہ تعبیر طلب ہوتا ہے جس کو ظاہر پر محمول کرنا سخت نادانی ہے۔ قرآن کریم میں حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کا ذکر ہے جس میں حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ دیکھا کہ سورج، چاند اور گیارہ ستارے انہیں سجدہ کر رہے ہیں۔ اب اگر کوئی اِس خواب کو ظاہر پر محمول کرکے اپنی نادانی سے یہ سمجھے کہ معاذ اللہ حضرت یوسف علیہ السلام نے خدا ہونے کا دعوےٰ کیا ہے کیونکہ سجدہ صرف خدا ہی کو ہو سکتا ہے تو یہ اس کی نادانی ہوگی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی خواب کی تعبیر یہ کی گئی ہے کہ سورج و چاند سے مراد آپ کے والدین تھے اور گیارہ ستارے آپ کے بھائی تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اپنے تئیں خدا دیکھا خود حضورؑ نے اسی جگہ اس کی تعبیر بھی لکھی جسے معترض نے چھوڑ دیا تا وہ پبلک کو دھوکا دے سکے۔ حضورؑ نے اس کی تعبیر میں لکھا:۔

ولا نعني بهذه الواقعة كما يعني في كتب اصحاب وحدة الوجود وما نعني بذالك ما هو مذهب الحلوليين بل هذه الواقعة توافق حديث النبي صلى الله عليه وسلم اعني بذالك حديث البخاري في بيان مرتبة قرب النوافل لعباد الله الصالحين۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام صہ۵۶۶)

یعنی ہمارے اس کشف سے وہ مراد نہیں جو وحدۃ الوجود والے یا حلول کے قائل لیا کرتے ہیں بلکہ یہ کشف تو بخاری کی اس حدیث سے بالکل موافق ہے جس میں نفل پڑھنے والے بندوں کے قُرب کا ذکر ہے۔

اور وہ حدیث جس کی طرف حضور نے توجہ دلائی ہے وہ حدیثِ قدسی ہے جو بخاری میں درج ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا۔

(بخاری کتاب الرقاق۔ باب التواضع)

یعنی میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قریب ہوتا جاتا ہے حتّٰی کہ وہ مجھ سے اتنا قرب حاصل کر لیتا ہے کہ مَیں اس سے محبّت کرنے لگ جاتا ہوں اور اس وقت مَیں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سُنتا ہے۔ اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔

اب جو مفہوم بھی اسی حدیث کا لیا جائیگا وہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف کا ہوگا اگر یہ حدیث مقامِ فنا کی تفسیر ہے تو کشف بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔ اگر یہ مجاز اور استعارہ ہے تو کشف بھی مجاز کے رنگ میں رنگین ہے۔

(باقی)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے محترم مستری محمد شریف صاحب مُغل کو شادی کے قریباً پندرہ سال بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور نیک صالح خادمِ دین بنائے۔ آمین

(مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

دُعائے مغفرت

میری ہمشیرہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ناظر حسین صاحب دیالگڑھی پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ چک جھمرہ ضلع لائلپور ۲۸ ؍امان ۱۳۵۳ہش بروز جمعہ پندرہ یوم بیمار رہ کر ساٹھ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی رحلت فرما گئی ہیں۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

اگلے روز بعد نمازِ جمعہ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ ربوہ کے قبرستانِ عام میں قبر تیار ہونے پر محترم مولانا صاحب موصوف نے دعا کرائی مقامی جماعت کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت اصحاب بھی نمازِ جنازہ میں شامل ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنّت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور درجات بلند کرے۔ ہم سب کو اور ان کے خاوند محترم و ساری اولاد کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

(چوہدری محمد انور سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ چک جھمرہ)

درخواستہائے دُعا

(۱) مکرم شیخ عبد السلام صاحب نائب سیکرٹری وقفِ جدید دار الرحمت غربی ربوہ کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (لئیق احمد۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کی والدہ محترمہ و خوشدامن صاحبہ اور بچی ہر سہ کئی روز سے بیمار ہیں ان کی شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاءِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(صوفی عبد الغفور کارکن دفتر وقفِ جدید۔ ربوہ)

(۳) مکرم محمد افضل صاحب منیر قائد ضلع گوجرانوالہ ابھی تک اولادِ نرینہ سے محروم ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زندہ رہنے والی اور بابرکت عمر پانے والی نرینہ اولاد عطا فرمائے۔ آمین

(مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۱۶۰۸

میں کیپٹن محمد حسین چیمہ ولد چوہدری صاحبداد صاحب مرحوم قوم جٹ چیمہ پیشہ ملازمت عمر ۵۸ سال بیعت ۲۰/۳/۳۹ ساکن لنڈن (انگلینڈ) بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ مکان واقعہ لنڈن -/۱۰۰۰ پونڈ

۲۔ مکان ۴۶/۱۶ دارالنصر شرقی ربوہ مالیت -/۱۲۰۰۰ روپے (برقبہ ایک کنال) ۳۔ اراضی زرعی موضع پیرکوٹ تحصیل وزیر آباد ۶½ ایکڑ مالیت -/۱۳۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۶ پونڈ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- کیپٹن محمد حسین چیمہ ولد چوہدری صاحبداد صاحب مرحوم ۳۷ ٹانسلے ہل لنڈن S.W.18
گواہ شد: شبیر احمد بقلم خود وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد:- غلام مرتضیٰ بقلم خود وکیل القانون تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۰۹

میں عبدالرحیم کولاڈے ولد بدرو کولاڈے صاحب پیشہ ٹائپسٹ عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لیگوس نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۲۵ پونڈ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- عبدالرحیم کولاڈے ۲۱/۲۳ اجوگبوا سٹریٹ لیگوس۔ نائیجیریا۔ گواہ شد: عبدالغفور لیبول ولد محمد ال اوّل صاحب گونا نائیکہ لیگوس گواہ شد: منصور احمد خاں ولد مسعود احمد خاں لیگوس

مسل نمبر ۲۱۶۱۰

میں نعیمہ خانم بیوہ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گسپاؤ۔ نائیجیریا۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ زیور طلائی ۱۲ تولے مالیتی -/۲۰۰۰ روپے

۲۔ نقد مبلغ -/۱۶۰۰۰ "

حق مہر -/۵۰۰۰ روپے تھا جو کہ خاوند سے قبل وفات وصول نہیں ہوا۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۶۰ پونڈ ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:- نعیمہ خانم دارالعلوم غربی ربوہ حال گسپاؤ۔ نائیجیریا۔ گواہ شد:- سعید احمد ملک ایجوکیشنل آفیسر احمدیہ سیکنڈری سکول گسپاؤ نائیجیریا۔

مسل نمبر ۲۱۶۱۱

میں مبارک احمد خاں ولد مکرم محمد یوسف خان صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ وٹرنری اسسٹنٹ سرجن عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:- مبارک احمد خان وٹرنری اسسٹنٹ سرجن ٹوپی ضلع مردان۔ گواہ شد: حمید اللہ خاں مربی سلسلہ احمدیہ مسجد احمدیہ بکٹ گنج مردان۔ گواہ شد:- محمد رفیق کھوکھر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اسمٰعیلیہ ضلع مردان۔

مسل نمبر ۲۱۶۱۲

میں آصفہ بیگم زوجہ چوہدری محمد اسلم صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سوسائٹی کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۰/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی ۲۶ تولہ -/۱۱۱۸۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:- آصفہ بیگم زوجہ چوہدری محمد اسلم صاحب 175 - ۵/2 سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹۔ گواہ شد: محمد اسلم ولد چوہدری عبدالرشید مرحوم (خاوند موصیہ) گواہ شد:- مرزا عبدالرحمٰن ولد مرزا غلام نبی صاحب موصی نمبر ۹۶۹۰

مسل نمبر ۲۱۶۱۳

میں احمد حسن ولد محمد حسن صاحب قوم آرائیں پیشہ مؤذن عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک بکری قیمتی -/۲۵۰ روپے

۲۔ گھریلو سامان قیمتی -/۲۵۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:- احمد حسن ولد حکیم محمد حسن صاحب ۹۸ شمالی ضلع سرگودہا۔ گواہ شد:- محمد عقیل معلم وقف جدید ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا ولد خدا بخش صاحب موصی ۱۳۵۷۲۔ گواہ شد:- محمود احمد ولد فتح علی صاحب امیر جماعت احمدیہ ۹۸ شمالی ضلع سرگودہا۔

مسل نمبر ۲۱۶۱۴

میں سیدہ امۃ الحمید بیگم زوجہ سید محمد سلیمان صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۱½ تولہ مالیت -/۷۵۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:- سیدہ امۃ الحمید بیگم زوجہ سید محمد سلیمان محلہ چوڑی گراں۔ شیخوپورہ۔ گواہ شد:- سید محمد سلیمان (خاوند موصیہ) گواہ شد:- سید جاوید ودود بخاری شیخوپورہ

مسل ۲۱۶۱۵

میں محمد ساجد قمر ولد محمد صادق صاحب قوم مانگر پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف نگر فارم ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میری آمد بطور جیب خرچ ہے جو اس وقت -/۲۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پہ بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- محمد ساجد قمر لطیف نگر فارم P/5 محمد آباد ضلع تھرپارکر سندھ

گواہ شد:- محمد صادق ولد الحاج پیر محمد صاحب سیکرٹری مال لطیف نگر فارم۔ گواہ شد:- بہشتی سلطان احمد ولد حسین بخش صاحب مرحوم ضلع تھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق تاکیدی ارشادات

لازمی چندہ جات میں سے چندہ جلسہ سالانہ کس قدر اہمیّت کا حامل ہے۔اس کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بارہا توجہ دلائی ہے۔چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۸ء میں ارشاد فرمایا:۔

"آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا.... بجائے ۱۵ فیصدی کے مَیں دس ۱۰ فیصدی مقرر کرتا ہوں مگر دس ۱۰ فیصدی کا یہ مطلب نہیں کہ جو ۱۵ فیصدی دے سکتا ہے وہ بھی نہ دے۔جو شخص ۱۵ فیصدی چندہ دیتا ہے اس کا خدا کے پاس اجر ہے اور ہم اس کے اجر کے راستے میں روک نہیں بن سکتے۔پس اس شرح میں اگر کوئی شخص خوشی سے زیادتی کرنا چاہے تو وہ ہر وقت کر سکتا ہے۔لیکن وہ لوگ جو دس ۱۰ فیصدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس ۱۰ فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء)

پھر اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۴۳ء میں فرمایا:۔

"میرا تجربہ ہے کہ سیکرٹریانِ مال چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بہت کم تحریک کرتے ہیں۔دراصل اس کا مطالبہ ہر ماہ کے چندہ عام کے ساتھ ہونا چاہیئے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء)

اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ جلسہ سالانہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"اِس وقت مَیں جلسہ سالانہ کی بات کر رہا ہوں۔جلسہ سالانہ کا ایک بجٹ ہے۔جلسہ سالانہ کی ایک آمد ہے۔آمد ہمیشہ بجٹ سے کم رہتی ہے۔جماعت لازمی چندہ جات یعنی چندہ عام اور حصّہ آمد کی طرف زیادہ توجہ دیتی ہے اور اِس لازمی چندہ کو جو ویسا ہی لازمی ہے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اس کی اتنی ضرورت نہیں۔اب تو مہنگائی نے زیادہ ضرورت پیدا کر دی ہے اور اِس کا احساس بڑا شدید ہو گیا ہے۔پس جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو تکلیف سے بچانے کے لئے اور یہ سارا خرچ پورا کرنے کے لئے پیسہ ہونا چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ر دسمبر ۱۹۷۳ء)

مندرجہ بالا ارشادات کے پیشِ نظر عہدیداران اصحاب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے متعلق خاص طور پر کوشش فرماویں۔اِس میں ابھی خاصی کمی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے۔آمین

(ناظر بیت المال۔ربوہ)

خدّام الاحمدیہ کی اکیسویں ۲۱ سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح

(بقیہ صفحہ اوّل)

افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا۔جو مکرم صادق محمد صاحب طاہر نمائندہ خوشاب نے کی۔بعد ازاں جملہ خدام نے کھڑے ہو کر محترم عطاء المجیب صاحب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اقتداء میں اپنا عہد دہرایا۔بعدہٗ مکرم منور احمد صاحب طاہر نمائندہ شاہدرہ نے درّثمین میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔اِس کے بعد مکرم عبدالرشید صاحب غنی ناظمِ اعلیٰ تربیتی کلاس نے کلاس میں حاضری کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب سے کلاس کا افتتاح فرمانے کی درخواست کی۔

محترم مولانا صاحب موصوف نے اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے اور بار بار رحم کرنے والا ہے کلاس کے افتتاح کا اعلان فرمانے کے بعد طلباء کلاس کے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ اِس کلاس کا مقصد دین کی سمجھ حاصل کرنا ہے اور قرآنِ مجید کی آیت فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ کی رُو سے خود اللہ تعالیٰ نے یہ مقرر فرمایا ہے۔آپ نے جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض اور اِس تعلق میں تربیتی کلاس کی اہمیت واضح کرنے کے بعد طلباء کو نصیحت کی کہ وہ اِس کلاس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔اپنے آپ کو اسلامی اخلاق سے مزیّن کریں، پوری دلچسپی، محنت اور لگن کے ساتھ دین سیکھیں اور دعاؤں کے ذریعہ خود کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا مورد بنائیں تاکہ وہ غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں حصّہ لے کر اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو سکیں۔

اِس ایمان افروز افتتاحی خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اِس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ تربیتی کلاس کا افتتاح عمل میں آیا۔

کلاس ۳ر ہجرت (مئی) تک جاری رہے گی۔

وقفِ جدید سے متعلقہ عہدیداران و احبابِ جماعت کی فوری توجّہ کیلئے

وعدہ جات بھجوانے کی مقررہ تاریخ قریب آ رہی ہے

وقفِ جدید کے وعدہ جات بھجوانے کے لئے مقررہ تاریخ ۳۰ر اپریل ۱۹۷۴ء قریب آ رہی ہے لیکن کئی جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات کی فہرستیں تاحال موصول نہیں ہوئیں۔یہ کام مقررہ تاریخ کے اندر مکمل ہو جانا چاہیئے کیونکہ اس کے بعد زیادہ تر توجّہ وصولی کی طرف دی جاتی ہے اِس لئے اُمراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریانِ مال و وقفِ جدید سے درخواست ہے کہ وہ اِس کام کو معیّنہ تاریخ سے قبل ہی پایۂ تکمیل تک پہنچائیں اور کوشش فرمائیں کہ جماعت کا ہر فرد۔بچّہ ہو یا بوڑھا اِس تحریک میں شامل ہو اور وعدہ جات کی مکمل فہرستیں دفتر ہٰذا میں بروقت پہنچ جائیں۔

یہ امر ملحوظِ خاطر رہے کہ وقفِ جدید کا بجٹ اِمسال گزشتہ سال کی نسبت قریباً دوگنا ہے اِس لئے وعدہ جات بھجواتے وقت اِس امر کا خیال رکھا جائے کہ گزشتہ سال کی نسبت آپ کی جماعت کے چندہ وقفِ جدید کی وصولی دوگنی ہو تاکہ معیّنہ بجٹ پورا ہو سکے۔اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ میں برکت ڈالے اور اپنے دینی و دنیوی فضلوں سے نوازے۔آمین

مرزا طاہر احمد
ناظم مال وقفِ جدید

اِعلان

ماہِ اپریل (شہادت) کے لئے مطالعہ کی کتاب "الوصیّۃ" مقرر کی گئی ہے۔کتاب دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے دستیاب ہے۔قائدینِ کرام اپنی ضرورت کے مطابق کتب بذریعہ وی۔پی منگوالیں کتاب کی قیمت صرف چالیس پیسے ہے۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

هُوَ الشَّافِي

پائلز کیور PILES CURE. قیمت -/۱۰
خونی و بادی
کے صرف چار کیپسولز سے بواسیر ختم
تیار کردہ:- کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴